# اصولِ تکفیر

تکفیر کے شرعی معیار پر ایک معرکۃ الآراء تحریر

تصنیف

پیر طریقت، رہبر شریعت، شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا پیر محمد چشتی مدظلہ



نظامیہ کتاب گھر، لاہور

# اُصولِ تکفیر

تکفیر کے شرعی معیار پر ایک معرکۃ الآراء تحریر

تصنیف

پیر طریقت، رہبر شریعت، شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا پیر محمد چشتی مدظلہ

نظامیہ کتاب گھر، لاہور

نام کتاب ............ اُصول تکفیر

مصنف ............ حضرت علامہ پیر محمد چشتی چترالی
شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ معینیہ بیرون یکہ توت گیٹ پشاور شہر

پروف ریڈنگ ............ مولانا محمد مراد نورانی چترالی ـ سید ظاہر علی شاہ

سرِ ورق ............ عدنان گرافکس لاہور 0321-4374818

کمپوزنگ ............ محمد عاطف شہزادہ ـ حافظ محمد ظفر چشتی

باہتمام ............ حافظ محمد داؤد چترالی

ہدیہ

ملنے کے پتے

جامعہ نعیمیہ کراچی ۔ مکتبہ ابو حنیفہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

مکتبہ اہلسنت جامعہ نظامیہ لوہاری گیٹ لاہور ۔ مکتبہ مہریہ کاظمیہ انوار العلوم ملتان

مکتبہ قادریہ رضویہ اسفند دیر پائن حافظ محمد شاہی بخت

جامعہ جنیدیہ غفوریہ جمورد روڈ پشاور

مکتبہ قادریہ ہجرہ آزاد کشمیر مولانا محبوب قادری

مکتبہ دار العلوم تعلیم القرآن موڑ کشت چترال

نظامیہ کتاب گھر لاہور

40 اردو بازار زبیدہ سنٹر لاہور

اظہارِ حقیقت کی غرض سے اتنا ضرور کہونگا کہ محدث کشمیری مرحوم کی غفلت کاریوں کا یہ وسیع سلسلہ کسی ایک فن کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ جس فن کے حوالہ سے بھی کلام کیا ہے اُس میں ہمارے سامنے موجود اِن دونوں کتابوں میں اپنی محدثانہ شہرت کے منافی کچھ ایسی کمزوریاں چھوڑی ہیں جو نہ ہونی چاہئے تھیں۔

درس نظامی کی نصابی کتابوں کو گودامی اندازِ تعلیم سے پڑھے ہوئے حضرات سے تو یہ غلطیاں مخفی رہ سکتی ہیں۔ جبکہ مواقف، شرح مواقف، شرح مقاصد، شرح عقائد و خیالی جیسی درسی کتابوں اور اُن کے حواشی و شروع کو سمجھ کر پڑھنے والے طلباء بھی جانتے ہیں کہ اُمور عامہ میں صرف وہی چیزیں شامل ہو سکتی ہیں جو واجب' جوہر اور عرض میں سے کسی ایک کے ساتھ خاص نہ ہو۔ جیسے کون، ثبوت، حدوث، وجود جبکہ صحت صرف اور صرف عرض کے ساتھ خاص ہے کیونکہ وہ عمل کی صفت ہے اور عمل مقولہ فعل سے ہے جو عرض کے مقولات تسعہ کی فہرست میں شامل ہے جس وجہ سے الواجب صحیح یا الجوہر صحیح کہنا غیر معقول و نادرست ہے اور العمل صحیح یا العمل غیر صحیح کہنا ہر اعتبار سے درست ہے۔ جب صحت پر اُمور عامہ کی تعریف ہی صادق نہیں آتی تو پھر اُس کو اُمور عامہ کہنا شجر کو حجر کہنے سے مختلف نہیں ہے۔ اسی طرح جزئیات کے ادراک کو علم سے نکالتے ہوئے لکھا ہے؛

''لان علم الجزئیات لیس بعلم فی الحقیقۃ (فیض الباری' جلد ا' صفحہ ۱۵۱)

افسوس کہ حضرت شاہ جی صاحب علم و فضل ہوتے ہوئے اِس قسم کی فحش غلطیوں کا ارتکاب فرما رہے ہیں۔ جزئیات کے علم کو حقیقی علم سے نکالنے کے عواقب و نتائج کی پرواہ نہیں کر رہے ہیں کہ اِس سے فقہ کے باب القیاس سمیت اجتہاد کی راہ بھی مسدود ہونا لازم

آتی ہے اور کسی نا معلوم چیز کو معلوم کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ طرق ثلاثہ میں استقراء و تمثیل کے راستے بھی بند ہو رہے ہیں کیونکہ اِن میں بالترتیب جزئیات کے حکم سے کلی کا حکم حاصل کیا جاتا ہے اور ایک نوع کے دو جزئیات میں سے ایک کو بمع حکم و علت جاننے کے وسیلہ سے دوسرے جزئی کے حکم کو سمجھا جاتا ہے جس کو فقہاء کرام قیاس بھی کہتے ہیں۔ انجام کار فضیلت الشیخ انجانے میں استقراء و تمثیل سے انکار فرما رہے ہیں جو کسی طرح بھی قابل تسلیم و معقول نہیں ہے۔

تقلید جامد اور اکابر پرستی کے خول سے نکل کر آزاد ذہن سے دیکھنے والا ہر سلیم الفطرت شخص فیض الباری میں اِس قسم درجنوں اغلاط کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اکفار الملحدین کے شہرہ آفاق محدث کشمیری کی یہ غلطیاں اللہ بہتر جانے کن حالات میں اُن کے زیرِ قلم ہو کر دستاویز کی شکل اختیار کر چکی ہیں۔ بہر حال وہ انسان ہی تھے معصوم ہر گز نہیں تھے، قابل تعریب اُن کے بعد والے وہ حضرات ہیں جو اُن کیساتھ نسبت تلمذ رکھتے ہیں، عقیدت رکھتے ہیں اور اِن کتابوں کو دیکھتے رہتے ہیں لیکن اِن اغلاط کا احساس تک اُنہیں نہیں ہوتا۔ اِن میں کوئی رجل رشید نظر نہیں آ رہا جو اِن غلطیوں کی اصلاح کر کے فضیلت الشیخ کی روح کو راحت پہنچائے ایسے میں اکفار الملحدین کے مصنف کی مذکورہ بے اعتدالیوں پر تعجب سے اُن حضرات کی بے حسی زیادہ قابل افسوس ہے جو عرصہ دراز سے محدث کشمیری مرحوم کی اِن کتابوں کو وردِ جان بنائے ہوئے ہیں، صبح و شام تلاوت کر رہے ہیں اور داد تحسین دیتے نہیں تھکتے لیکن بتقضائے بشریت اُن سے سرزد شدہ اِن بدیہ الاغلاط باتوں پر توجہ دے کر ریکارڈ درست کرنے کی توفیق نہیں پا رہے ہیں۔ (فالی اللہ المشتکی)

جس کی اصل وجہ ہمارے تجربہ کے مطابق اکابر پرستی اور اُنہیں معصوم عن الخطاء و النسیان تصور کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے یہ بیماری صرف محدث کشمیری مرحوم کے مکتبہ فکر تک محدود نہیں ہے بلکہ ہر مکتبہ فکر کے علماء اِس میں مبتلا نظر آ رہے ہیں۔(الامن وفقہ اللہ عزوجل)

## ﴿افسوس بالائے افسوس﴾

اُصول تکفیر کے حوالہ سے اکفار الملحدین کے اندر موجود مذکورہ معکوس نمائیوں سے رنجیدہ ہونے سے بڑھ کر افسوس مجھے مفتی محمد شفیع کی تحریر سے ہوا کہ اُنہوں نے اِس موضوع پر لکھے گئے اپنے 70 صفحات پر مشتمل رسالہ بنام ''تکفیر کے اُصول'' میں اپنے پیر کی ایک ایسی بات کی تصدیق وتوثیق اور تحسین کی ہے جو نہ صرف اہل سنت عقیدہ کے خلاف ہے بلکہ خرق اجماع اور عقل ونقل سے بھی متصادم ہے۔محولہ بالا رسالہ جو جواہر الفقہ جلد اول میں مکتبہ دار العلوم کراچی نمبر 14 سے مولانا محمد رفیع عثمانی کی تقدیم ونگرانی میں شائع ہوا ہے۔اُس کے صفحہ نمبر 37 پر مفتی محمد شفیع صاحب نے ''تتمہ مسئلہ از امداد الفتاویٰ، جلد سادس'' کا عنوان دیکر اُس کے تحت لکھا ہے؛

''یہ کل بیان اُس صورت میں تھا جب کہ کسی شخص یا جماعت کے متعلق عقیدہ کفریہ رکھنا یا اقوال کفریہ کا کہنا متیقن طریقے سے ثابت ہو جائے لیکن اگر خود اِسی میں کسی موقع پر شک ہو جائے کہ یہ شخص اِس عقیدہ کا معتقد یا اِس قول کا قائل ہے یا نہیں ہے تو اِس کیلئے اَحوط واسلم وہ طریقہ ہے جو امداد الفتاویٰ میں درج ہے جس کو

"مفتی کی ایک غلطی جہاں کی تباہی"

اِس سے بھی زیادہ قابل افسوس مفتی محمد شفیع مرحوم کا اُصول تکفیر کے حوالہ سے اِس کی تحسین کرنا ہے، اِس عجیبہء زمان بے احتیاطی و نا اَسْلَمی کو اَحوط و اسلم کہہ کر اُس پر عمل کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ الٰہیات کے حوالہ سے جب ہمارے دینی مدارس کے ساتھ تو وابستہ اکابر کی بے اعتدالیوں، بے احتیاطیوں اور معکوس عملیوں کا یہ عالم ہے تو پھر اصاغر کا خدا ہی حافظ۔ سچ کہا گیا ہے:

ہمیں اکابر و ہمیں رہنما
عمل اصاغر معکوس شدہ

اکفار الملحدین سے لے کر مفتی محمد شفیع کی "وصول الافکار الی اصول الاکفار" تک اِس موضوع میں لکھی گئی مذکورہ تصنیفات سے ملنے والی افسردگیوں سے برعکس جن سینکڑوں تصنیفات سے اِس کتاب کی تدوین میں ہم نے رہنمائی لی اُن میں قرآن وسنت کے بعد حضرت ابن ہمام کی مسامرہ، امام احمد رضا خان کی تمہید ایمان اور فتاویٰ رضویہ، میر سید السند کی شرح مواقف، امام سعد الدین تفتازانی کی شرح عقائد و شرح مقاصد اور حافظ ابن تیمیہ کی فتاویٰ کبریٰ اور کتاب الایمان، مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی سر فہرست ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید کرتے ہیں کہ ہماری یہ کاوش جملہ مکاتب فکر اہل اسلام کیلئے بالعموم اور دار الافتاء کے ذمہ داروں کیلئے بالخصوص اُصول تکفیر کے طور پر کامل رہنما ثابت ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

## ﴿معاصر علماء کرام سے گزارش﴾

خصوصیت مسلک سے قطع نظر جملہ مکاتب فکر معاصر علماء کرام سے ہماری گزارش ہے کہ باریک سے باریک نظر سے اِس کے مندرجات کو دیکھا جائے بشری کمزوریوں کی وجہ سے اگر کوئی سُقم رہ گیا ہو تو دلیل کے ساتھ ہمیں آگاہ کیا جائے تاکہ سو سال بعد ظاہر کی جانے والی کمزوریوں کی اصلاح ابھی سے ممکن ہو سکے۔ علماء کرام سے یہ گزارش اِس لئے کی جاتی ہے تکفیر کا مسئلہ کسی ایک فقہ یا کسی ایک مسلک کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ سب کا مشترکہ مسئلہ ہونے کی بنا پر سب پر لازم ہے کہ اِس کو منقح و مصفی کر کے آئندہ نسلوں کو منتقل کیا جائے جس کے بعد بے جا تکفیر مسلم کی غلطی کا انسداد ہونے کے ساتھ بالیقین مرتد قرار پانے والے کسی مجرم اسلام کو داخل اسلام قرار دینے کے کفر سے بھی بچایا جا سکے۔

اِس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ اِس کتاب میں اول سے آخر تک میرے مخاطب علماء کرام ہی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ورثۃ الانبیاء کا یہ طبقہ اگر سمجھ جائے تو باقی دُنیا کو سمجھانا آسان ہے، علماء کرام میرے مخاطب ہونے کی بنا پر اُن ہی کی زبان میں اور اُنہی کی آسانی کیلئے اِس پوری تحریر میں ہم نے ہر متعلقہ فن کے اصطلاحی الفاظ استعمال کئے ہیں جن کو سمجھنا اُن فنون کے ساتھ مناسبت رکھنے والے حضرات کے لئے ہی ممکن ہے۔ مثال کے طور پر لزوم کفر کے مقابلہ میں التزام کفر کی فہرست میں جن چودہ قسموں کو بالتفصیل مثالوں کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اُن میں ’’وجود احد الضدین دلیل عدم الآخر‘‘ کہا ہے۔ جو بجائے خود بدیہی بلکہ بدیہی اوّلی ہونے کے باوجود منطق نا آشنا حضرات کیلئے سہل الفہم

نہیں ہے اسی طرح التزام کفر کی آخری دس قسموں میں ''انتفاء اللازم دلیل انتفاء الملزوم'' کہا ہے جو اپنی جگہ بدیہی ہونے کے باوجود علم کلام اور منطق ومعقول سے بے خبر حضرات کیلئے سہل الفہم نہیں ہے۔ایسے میں اِس پوری کتاب کو ممنوع عن غیر اہلہ کہا جائے تو بے محل نہ ہوگا۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

یلوح الخط فی القرطاس دھراً وکاتبہ رمیم فی التراب

وصلی اللہ علی سیدنا وسید الاولین والآخرین رحمۃ للعٰلمین

ھذا ختام ما قدمتہ وجعلتہ تبصرۃ لفہم الکتاب

وانا العبد الضعیف

پیر محمد چشتی 19/09/2008

☆☆☆☆☆☆